ریاض الحسن نوری ایم۔اے، لاہور

اشتراکی مغالطے اور انکا دفعیہ

اغنیاء صحابہ پر شرمناک بہتان، قسط نمبر ۲

مسعود صاحب اپنے مضمون کی چوتھی قسط یوں شروع کرتے ہیں۔

"یہ سمجھنا محض سادگی ہے کہ حضرت عمرؓ کو ان کے ملازم نے محض ذاتی عناد کی بنا پر شہید کیا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ خلیفۂ ثانی مال داروں کی سازش کے نتیجے میں شہید ہوئے۔ اور وہ اس لئے کہ حضرت عمرؓ سماجی معاہدے کے تحت مال داروں کی ذمہ داریوں کے سلسلے میں ان پر سختی کی روش کے قائل تھے!"

اولاً ان صاحب کو اتنا بھی نہیں معلوم کہ حضرت عمرؓ کا قاتل خود ان کا ملازم نہیں تھا، جیساکہ صاحب مضمون نے کہا ہے، بلکہ قاتل مغیرہؓ بن شعبہ کا غلام تھا۔ اگر مسعود صاحب براہ راست عربی مآخذ سمجھنے سے قاصر ہیں تو کم ازکم اردو میں لکھی گئی حضرت عمرؓ کی سیرت "الفاروق" ہی دیکھ لیتے، اسی سے انہیں قاتل کا صحیح علم ہو جاتا، ہم شہادتِ عمرؓ کا وہ واقعہ شبلیؒ کی "الفاروق" سے نقل کرتے ہیں۔

شہادت عمرؓ کا واقعہ

"مدینہ منورہ میں فیروز نام کا ایک پارسی غلام تھا جس کی کنیت ابو لؤلؤ تھی، اس نے ایک دن حضرت عمرؓ سے آکر شکایت کی کہ میرے آقا مغیرہؓ بن شعبہ نے مجھ پر بہت بھاری محصول مقرر کیا ہے۔ آپ کم کرا دیجئے۔ حضرت عمرؓ نے تعداد پوچھی اس نے کہا روزانہ دو درہم (سات آنے)، حضرت عمرؓ نے پوچھا تو کون سا پیشہ کرتا ہے؟ بولا: نجاری، نقاشی اور آہنگری، فرمایا کہ ان صنعتوں کے مقابلے میں یہ رقم بہت نہیں ہے، فیروز دل میں سخت ناراض ہو کر چلا گیا۔

دوسرے دن حضرت عمرؓ صبح کی نماز کے لئے نکلے تو فیروز خنجر لے کر مسجد میں آیا..... جونہی نماز، شروع کی فیروز نے دفعتہً گھات میں سے نکل کر چھ وار کئے:..... عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے اس حالت میں نماز پڑھائی کہ حضرت عمرؓ سامنے بسمل پڑے تھے، فیروز نے لوگوں کو بھی زخمی کیا۔ لیکن بالآخر پکڑ لیا گیا اور ساتھ ہی اس نے خودکشی کر لی، حضرت عمرؓ کو لوگ اٹھا کر گھر لائے۔ سب سے پہلے انہوں نے پوچھا کہ "میرا قاتل کون ہے" لوگوں نے کہا کہ فیروز۔ فرمایا کہ "الحمدللہ میں ایسے شخص کے ہاتھ سے نہیں مارا گیا جو اسلام کا دعویٰ رکھتا تھا۔"

تاریخ طبری میں یوں ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا" اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَجْعَلْ مَنِیَّتِیْ بِیَدِ رَجُلٍ سَجَدَ لِلّٰہِ سَجْدَۃً وَّاحِدَۃً۔ یعنی اللہ کا شکر ہے کہ میری موت ایسے شخص کے ہاتھوں نہیں ہوئی جس نے اللہ کو ایک بار بھی سجدہ کیا ہو۔" تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں۔ لیکن تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ اگر یہ سازش بھی تھی تو غیر مسلم ایرانی غلاموں کی سازش تھی جو پر ولتاری پیشہ رکھتے تھے، یہ ہرگز مالدار اصحاب کی سازش نہ تھی، پھر دیکھئے کہ طبقات ابن سعد کی متعدد روایات سے پتہ چلتا ہے کہ اس موقع پر حضرت عمرؓ سمیت تقریباً ایک درجن کے قریب نمازی زخمی کئے گئے تھے، اور ان میں سے نصف درجن اپنے خالق حقیقی سے جا ملے پس یہ تمام مسلمانوں کے خلاف ایک سازش تھی۔

بہرحال واقعہ یہ ہے کہ حضرت عمرؓ کو کسی سرمایہ دار نے نہیں بلکہ ایک مزدور یعنی پرولتاری نے، آمدنی میں اضافہ نہ ہونے پر شہید کیا۔ اور یہ بدنما داغ قیامت تک کے لئے پرولتاریوں (صنعتی مزدوروں) کو لگا دیا۔

ہم مسعود صاحب سے پوچھتے ہیں کہ آخر کن مالداروں نے آپ کو شہید کیا یا کروایا۔ اور بتائیں اس وقت کون کون مالدار مدینہ میں تھے، مدینہ میں اس وقت ایک بھی یہودی نہ تھا۔ سب مالدار صحابۂ کرام

---

(۱) الفاروق مؤلفہ شبلی نعمانی باب حضرت عمرؓ کی شہادت،

تھے ان میں سب سے زیادہ مالدار حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضؓ تھے، حضرت عثمان رضؓ تو غنی مشہور ہی اپنی دولتمندی اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی وجہ سے تھے، پھر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ تھے، جن کے متعلق بخاری کی روایت ہے کہ ۵ کروڑ سے زائد مالیت کی جائیداد چھوڑ کر اس دنیا سے رخصت ہوئے اپھر حضرت عثمان رضؓ نے اپنی ایک لڑکی کو لاکھ درہم کا جہیز دیا تھا۔ سب جانتے ہیں کہ اس زمانے میں جو بھی دولت مند تھے، وہ سب کے سب کبار صحابہؓ میں سے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی ان لوگوں کے بڑے بڑے وظیفے مقرر کر رکھے تھے، یعنی دس دس ہزار، (۲)

(۲)، حضرت عمرؓ کے بعد صرف عشرہ مبشرہ ہی میں سے خلیفہ بنے تھے، اس لئے مسعود صاحب کا، اشارہ ان ہی اصحاب رضی اللہ عنہم کی طرف ہو سکتا ہے۔ پھر غور فرمایئے کہ حضرت عثمانؓ نے خلیفہ بننے کے بعد حضرت عمرؓ کی شہادت پر کسی بھی دولت مند کو سزا نہیں دی۔ اور نہ کسی پر الزام لگایا، جب حضرت عثمانؓ نے کسی دولت مند صحابی پر شک ظاہر نہیں کیا اور نہ کسی مؤرخ نے آج تک اشارہ کیا تو آخر مسعود صاحب ۱۴۰۰ سال بعد یہ الزام کس بنا پر عائد کر رہے ہیں، کیا یہ کبار صحابہؓ اور عشرہ مبشرہ کی توہین نہیں؟ کیا ان کے خیال میں حضرت عثمانؓ نے قاتلوں کے فعل پر پردہ ڈالا؟

حقیقت صرف یہ ہے کہ مسعود صاحب مارکس کے فلسفے کو ثابت کرنے کے لئے ان صحابہؓ پر گھناؤنا الزام لگا رہے ہیں، جن کے جنتی ہونے کی بشارت خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی۔

اشتراکیوں کی نظر میں رسول اللہؐ کی حیثیت

کیونکہ مارکس کا فلسفہ ہے کہ دنیا کے سب

(۱) کتاب "الجہاد" بخاری شریف،

(۲) یہ لوگ بیشک بہت مال دار تھے۔ لیکن اس آمدنی سے فضول خرچی یا عیاشی نہیں کیا کرتے تھے، جیسے آج کل کے سرمایہ دار کرتے ہیں، قرونِ اولیٰ کے مال دار اپنا روپیہ نیک کاموں میں صرف کرتے تھے۔

انقلابات کی وجہ اقتصادی ہوتی ہے، بلکہ اس کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نہیں آئی تھی اور نہ ہی آپ کوئی روحانی انقلاب لانا چاہتے تھے، بلکہ آپؐ نے (نعوذ باللہ) سب کچھ جنوبی عرب کی تجارت کی بحالی کے لئے کیا تھا۔ اینجلز مارکس کے نام خط میں لکھتا ہے"

"میں یہاں بھی یہی سمجھتا ہوں وجہ یہی تھی کہ جنوبی عرب کی تجارت برباد ہوگئی تھی۔ اور اس بربادی کو تم صحیح طور پر اسلامی انقلاب کی اہم وجوہات میں سے بڑی وجہ قرار دے سکتے ہو ...... اسلامی انقلاب دراصل بڑے شہروں کے فلاحین کے خلاف بدوؤں کی جوابی کارروائی تھی۔"(۱)

جب مسعود صاحب نے تاریخ میں پڑھا کہ خلیفہ ثانیؓ کو ایک پرولتاری طبقے کے غلام نے شہید کیا تو انہیں فکر لاحق ہوئی کہ ایک پرولتاری بدنام ہو رہا ہے، چنانچہ انہوں نے یہ کہنے کی بجائے کہ مغیرہؓ بن شعبہ کے غلام فیروز جو پرولتاری طبقہ سے تعلق رکھتا تھا۔ اس نے خلیفہ ثانیؓ کو شہید کیا۔ ناظرین کے سامنے یہ جھوٹ بولا کہ حضرت عمرؓ کے ذاتی ملازم نے ان کو شہید کیا تھا۔ اس طرح سے پرولتاری طبقے کو اپنے زعم میں بچا لیا پھر دوسرا جھوٹ یہ بولا کہ سازش دولت مندوں نے کی تھی۔ حالانکہ کسی ضعیف سے ضعیف روایت یا کسی بھی تاریخ کی کتاب میں ان دونوں باتوں میں سے ایک کا بھی اشارہ تک نہیں۔ سارا قصہ مسعود صاحب نے اپنی مطلب برآری کے لئے گھڑا ہے۔ ... اور صحابہ کرام کا بھی کچھ لحاظ نہ کیا۔ بھلا ایک کمیونسٹ کسی کا کیا لحاظ کر سکتا ہے۔ اور کمیونسٹوں کے نزدیک جھوٹ بول کر پروپیگنڈہ کرنا تو بہت اچھا کام ہے، اس طرح، مسعود صاحب نے اپنے کمیونسٹ ہونے کا پورا پورا ثبوت دے دیا۔

شاہ ولی اللہؒ کے متعلق جھوٹ پھر مسعود صاحب فرماتے ہیں "حضرت امام الہند

(۱) P.P. 111, 11 "Marx and Engels on Religion Moscow edition ۱۹۴۴ء

شاہ ولی اللہ دہلویؒ نے بھی زمینداری کی مخالفت کی ہے"۔

اب ہم ناظرین کے لئے شاہ صاحب کا قول نقل کرتے ہیں تاکہ اس جھوٹ کا بھی پول کھل جائے۔ شاہ ولی اللہ صاحبؒ حجۃ اللہ البالغہ میں لکھتے ہیں۔

"۔۔۔۔ بڑے بڑے تابعین شرکت مزارعت کیا کرتے تھے اور اس کے جواز پر اہل خیبر کے معاملے والی حدیث دلالت کرتی ہے۔ اور جن احادیث میں اس سے نہی پائی جاتی ہے وہ احادیث، نہروں کے اوپر پیداوار یا کسی خاص قطعہ کے بدلے کرایہ دینے پر محمول ہے اور رافعؓ کا یہی قول ہے"۔(۱)

یہ تو مزارعت کا معاملہ تھا۔ جہاں تک نقد ٹھیکہ یا پٹہ پر دینے کا سوال ہے۔ شاہ ولی اللہؒ نے موطا امام مالک کا جو انتخاب اور شرح کی ہے۔ اس میں کئی اصحابؓ رسولؐ، مثلاً عبدالرحمٰنؓ بن عوف کی روایات اور عمل سے اس کا جواز ثابت کیا ہے۔ اور یہ بھی حدیث روایت کی ہے کہ نقد ٹھیکہ کو خود رافعؓ بن خدیج بھی جائز سمجھتے تھے۔ (۲)۔

مندرجہ بالا اقوال کے ہوتے ہوئے یہ کہنا کہ شاہ ولی اللہؒ نے زمینداری کی مخالفت کی ہے، سراسر جھوٹ بھی ہے اور دھوکہ بھی، کیونکہ شاہ ولی اللہ نے تو زمینداری کے حق میں دلائل بھی دیئے ہیں اور احادیث بھی بیان کی ہیں۔

دراصل کمیونسٹوں کا کام یہ ہے کہ وہ جو لیڈر اور علماء عوام میں مقبول ہوتے ہیں۔ ان کا نام لے کر مارکس کے خیالات کی تبلیغ کیا کرتے ہیں، جس طرح آج کل بیچارہ اقبالؒ بطور خاص ان کی مشق ستم کا نشانہ بنا ہوا ہے۔

---

(۱) صفحہ ۳۴۴ حجۃ اللہ البالغہ معہ ترجمہ، جلد دوئم مطبوعہ نور محمد کراچی

(۲) صفحات ۶۲ - ۶۳ المسوّیٰ من احادیث الموطا

شاہ عبدالعزیزؒ پر جھوٹ

مسعود صاحب پھر لکھتے ہیں۔

"امام عبدالعزیز (شاہ ولی اللہ کے فرزند) نے بھی فتاویٰ عزیزی میں زمینداری سسٹم کے خلاف اپنی رائے کا اظہار کیا ہے"۔ (حوالۂ مذکور)

راقم الحروف نے خاص طور پر فتاویٰ عزیزیہ خرید کر پڑھا لیکن وہاں کہیں بھی مزارعت یا نقد ٹھیکہ کے خلاف کوئی رائے نہیں بیان کی گئی۔

ناظرین غور فرمائیں کہ دھوکہ دینے کے لئے کبھی امام ہند کہا جاتا ہے۔ پھر شاہ عبدالعزیز کو بھی امام کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے تاکہ سننے والے سمجھیں کہ یہ صاحب ان کے بہت معتقد ہیں، پھر ان پر جھوٹ بول کر مارکس کا پروپیگنڈا کیا جاتا ہے۔

مزارعت سے متعلق رسول اللہ ﷺ صحابہ کرامؓ اور علمائے اُمت کا عمل

مسعود صاحب لکھتے ہیں۔

"حقیقت یہ ہے کہ مزارعت کا طریقہ خواہ اس کی شکل کچھ ہو، ناانصافی کو جنم دیتا ہے" (مشرق ۱۲ فروری ۱۹۶۸ء)

اس قسط کا عنوان ہے، "ہر شخص اپنی زمین رکھ سکتا ہے، جس پر وہ کاشت کر سکے"

گویا جس زمین پر کوئی کاشت کرتا ہو اور وہ اسی کی ہو پھر بھی وہ اس کا مالک نہیں کہلا سکتا۔ مطلب وہی عمل فرعون اور قول مارکس یعنی سب زمین حکومت کی ملکیت میں ہونی چاہئے۔

آپ شاہ ولی اللہؒ کا قول مزارعت کے متعلق پڑھ چکے ہیں، جس میں آپنے رسول اللہ (صلعم) کے اہل خیبر کو بٹائی پر زمین دینے کی حدیث کی دلیل سے اور رسول اللہ ﷺ کے عمل اور پھر صحابہؓ و تابعینؒ کے عمل متواتر سے بھی ٹھیکہ و مزارعت کا جواز ثابت کیا ہے۔

ابن حزمؒ کی صراحت

اب سنئے ابن حزمؒ جن کو اسلامی سوشلسٹ رحمت اللہ طارق مصنف "زمینداری، جاگیرداری اور اسلام" نے اپنی کتاب کے

صفحہ ۲۲۰ پر مجتہد اعظم اور لافانی ابن حزمؒ کا خطاب دیا ہے، وہ کیا فرماتے ہیں، ابن حزم محلی جلد نمبر ۸ باب المزارعت میں بخاری اور مسلم وغیرہ، کی بہت سی احادیث ثبوت کے طور پر ذکر کرنے کے بعد آخر میں نافع کی سند سے عبد اللہ بن عمرؓ کی حدیث روایت کرتے ہیں جس میں خیبر کی زمین یہودیوں کو مزارعت پر دینے کا ذکر ہے پھر فرماتے ہیں

"فَفِی هٰذَا اَنَّ آخِرَ فِعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی اَنْ مَّاتَ کَانَ اِعْطَاءُ الْاَرْضِ بِنِصْفِ مَا یَخْرُجُ مِنْهَا مِنَ الزَّرْعِ وَمِنَ الثَّمَرِ وَمِنَ الشَّجَرِ وَعَلٰی هٰذَا مَضٰی اَبُوْ بَکْرٍ وَّ عُمَرُ وَجَمِیْعُ الصَّحَابَةِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ...... عَامَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَ خَیْبَرَ بِالشَّطْرِ ثُمَّ اَبُوْ بَکْرٍ وَّ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ وَ عَلِیٌّ ...... اَنَّهٗ سَمِعَ طَاوٗسًا یَقُوْلُ: قَدِمَ عَلَیْنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَاَعْطَی الْاَرْضَ عَلَی الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ فَنَحْنُ نَعْمَلُهَا اِلَی الْیَوْمِ قَالَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ: مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذٌ بِالْیَمَنِ عَلٰی هٰذَا الْعَمَلِ ...... خَبَّابُ بْنُ الْاَرَتِّ وَحُذَیْفَةُ ابْنُ الْیَمَانِ. وَابْنُ مَسْعُوْدٍ کَانُوْا یُعْطُوْنَ اَرْضَهُمْ بِالْبَیَاضِ عَلَی الثُّلُثِ. وَالرُّبُعِ، فَهٰؤُلَاءِ اَبُوْ بَکْرٍ وَّ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ وَ عَلِیٌّ

(۱) یاد رہے کہ مسلم کی روایت کے مطابق حضرت عمرؓ نے یہود کو خیبر سے جلا وطن کر کے وہاں کی زمین صحابہؓ میں تقسیم کر دی تھی، اس کے بعد جو وہاں کی زمین مزارعت یا نقد ٹھیکہ پر دیتا تھا، وہ اپنی ذاتی حیثیت سے ایسا کرتا تھا۔

وَسَعْدٌ وَّابْنُ مَسْعُوْدٍ. وَخَبَّابٌ وَّحُذَیْفَۃُ وَمُعَاذٌ بِحَضْرَۃِ

جَمِیْعِ اَصْحَابِنَا (رضوان اللہ علیہم اجمعین)،

ترجمہ'' اس سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری فعل وصال مبارک تک یہ تھا کہ وہ زمین اور اس کی پیداوار کو نصف بٹائی پر دیتے تھے۔ اور اسی پر حضرت ابوبکر وعمر اور تمام صحابہ رضی اللہ عنہم عمل کرتے رہے .... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر میں نصف بٹائی پر زمین دی پھر ابوبکر وعمر وعثمان وعلی (رضی اللہ عنہم) نے دی..... راوی نے حضرت طاؤس رض کو کہتے سنا کہ ہمارے پاس حضرت معاذ رض یمن میں آئے اور زمین نصف اور چوتھائی بٹائی پر دی اور اسی پر ہم آج تک عمل کر رہے ہیں

امام ابو محمد کہتے ہیں: حضور ص وصال پا گئے تو یمن میں حضرت معاذ رض مزارعت پر زمین دیتے تھے، ...... خباب بن الارت رض وحذیفہ بن الیمان رض وابن مسعود رض اپنی اپنی سفید زمینوں کو ثلث اور چوتھائی پر مزارعت کے لئے دیا کرتے تھے، یہ تمام کے تمام حضرات، اور ابوبکر وعمر وعثمان وعلی وسعد و ابن مسعود وخباب وحذیفہ ومعاذ رضی اللہ عنہم تمام صحابہ رض کے سامنے اپنی زمینوں کو مزارعت پر دیا کرتے تھے۔'' دیکھئے! یہ بیان اس شخص کا ہے جسے سوشلسٹوں نے بھی عظیم اور لاثانی مجتہد کا خطاب دیا ہے، ایک دوسری کتاب میں ابن حزم نے دعویٰ کیا ہے کہ مزارعت کے جواز پر اجماع ہو چکا ہے۔[1]

امام بخاری کی صراحت

امام بخاری نے اپنی صحیح میں عبد اللہ بن عباس رض کا یہ قول نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ص نے لوگوں کو مزارعت سے منع نہیں فرمایا تھا،[2] امام بخاری

(۱) الاحکام فی اصول الاحکام، جلد اوّل، صفحہ ۵۳۰،

(۲) فتح الباری، جلد ۵، صفحہ ۴۱۱، طبع مصر ۱۹۵۹ء،

نے یہ بھی لکھا ہے کہ خیبر سے یہود کے اخراج کے بعد حضرت عمرؓ نے ازواج مطہرات کو اختیار دیدیا تھا کہ ان میں سے جو چاہے وہ پیداوار حسب سابق لیتی رہیں اور جو چاہے اپنے حصے کی زمین لے لیں پس حضرت عائشہ نے زمین لے لی[۱]۔ امام بخاری نے یہ بھی روایت بیان کی ہے کہ حضرت عمرؓ اپنی زمین بٹائی پر دیتے تو مختلف طریقوں سے دیتے، کبھی اپنے پاس سے بیج بھی دیتے اور کبھی مزارع ہی بیج فراہم کرتا۔[۲]

پھر امام بخاری اپنی صحیح میں فرماتے ہیں۔

"ما بالمدینۃ اھل بیت ھجرۃ الا یزرعون علی ثلث
والربع و زارع علی وسعد بن مالک وعبد اللہ ابن مسعود
وعمر بن عبد العزیز والقاسم وعروۃ وآل ابی بکر
وآل عمر وآل علی وابن سیرین۔"[۳]

(ترجمہ:- "مدینہ میں مہاجرین کا کوئی ایسا گھر نہ تھا جو ثلث یا ربع پر مزارعت نہ کرتا ہو، جو حضرات علی وسعد بن مالک وعبد اللہ بن مسعود وعمر بن عبد العزیز وقاسم وعروۃ اور آل ابی بکر وآل عمر وآل علی و ابن سیرین رضی اللہ عنہم سب کے سب اپنی زمینوں کو بٹائی پر کاشت کے لئے دیا کرتے تھے۔")

اب ہم پوچھتے ہیں کہ مسعود صاحب جو بلا استثنا ہر قسم کے مزارعت کے طریقے کو ناانصافی قرار دے رہے ہیں تو کیا وہ اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلفائے راشدین اور اصحاب

---

[۱] حوالہ مذکور صفحہ ۱۰۴، صحیح مسلم میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے خیبر کی زمین کو تقسیم کر دیا اور ازواج مطہرات کو اختیار دیا کہ چاہے وہ پیداوار کا حصہ لے لیا کریں یا پھر ان کو زمین کے قطعات دیدیے جائیں گے، بعض نے سالانہ پیداوار لینا پسند کیا، لیکن حضرت عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما نے زمین لے لی (صفحہ ۲۱۰ صحیح مسلم شرح نووی

[۲] حوالہ مذکور صفحہ ۲۰۸، [۳] حوالہ مذکور، صفحہ ۷۵،

کبار رضی اللہ عنہم کی توہین اور برائی نہیں کر رہے کہ انہیں بالواسطہ ناانصافی کو جنم دینے والا کہا جا رہا ہے۔

(مسلسل)

مسلک اہل حدیث کا داعی جماعت اہل حدیث کا ترجمان

ہفت روزہ

الاعتصام لاہور

زیر ادارت:

مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی

- پاکستان میں جماعت اہل حدیث کا سب سے قدیمی ترجمان جو بائیس سال سے مسلسل تبلیغی و تنظیمی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔
- جس میں مضامین کا تنوع، متانت، سنجیدگی اور علمی حیثیت انفرادیت کی حامل ہے۔
- درس قرآن و حدیث، تراجم علماء حدیث اور (حسب گنجائش) باب الفتاوی اس کے مستقل عنوانات ہیں۔
- جسے سولہ سال سے زائد عرصہ تک حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی، مولانا محمد اسماعیل صاحب تغمدھما اللہ بغفرانہ کی سرپرستی حاصل رہی ہے
- "الاعتصام" ایک تاریخ، ایک تحریک، ایک ادارہ،

آج ہی اس کے مستقل خریدار بن کر اپنے علم میں اضافہ فرمایئے نیز ملکی و جماعتی حالات سے باخبر رہیئے۔

زر اعانت:

سالانہ دس روپے، ششماہی پانچ روپے پچاس پیسے، فی پرچہ پچیس پیسے،

ترسیل زر کا پتہ:- ہفت روزہ "الاعتصام" شیش محل روڈ، لاہور ۲